از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 24 نومبر 1964

برہمانند پوری

بنام

نیکی پوری

[کے سبا راؤ، رگھوبر دیال اور این راج گوپال آئینگر، جسٹسز]

ہندو مذہبی ادارہ- پنجاب میں سنیاسی سادھوؤں کا ڈیرہ- مہنت کے طور پر جانشینی- چاہے عام قانون یا رواج موجود ہو کہ چیلا یا گربھائی کو بغیر کسی تقرری یا برادری کے انتخاب کے بغیر جانشینی حاصل ہو۔

پنجاب میں سنیاسی سادھوؤں کے ایک ڈیرے کے آخری مہنت کی موت کے بعد، مدعا علیہ نے متوفی کا چیلا ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے اور اس لیے ترجیحی لقب رکھنے کا دعویٰ کرتے ہوئے، بھیکھ اور گاؤں کے لوگوں کی طرف سے دفتر میں کی گئی تقرری کی بنیاد پر کچھ جائیدادوں پر قبضہ کر لیا۔ درخواست گزار نے متوفی مہنت کے جانشین کی طرح ہی جائیدادوں کا دعویٰ بھی کیا اور ڈیرے سے تعلق رکھنے والی جائیدادوں کے قبضے کے لئے ایک حکم نامے کے لئے ایک مقدمہ دائر کیا جس کی بنیاد پر اس نے دعوی کیا کہ آخری مہنت کے گور بھائی ہونے کے ناطے وہ گدی کے حقدار تھے اور وہ مدعا علیہ نہیں تھے۔ اسے گاؤں اور بھیکھ کے لوگوں نے اس میں مقرر کیا تھا۔ انہوں نے متبادل میں مزید دعویٰ کیا کہ اگر یہ پایا بھی جاتا ہے کہ ڈیروں کے ڈیرہ اور ریوجِ عام کی جانشینی کے بارے میں رواج کے مطابق ان کا تقرر نہیں کیا گیا تھا تو وہ کسی بھی صورت میں مہنت بننے کے حقدار ہیں کیونکہ وہ مرحوم مہنت کے گربھائی تھے۔

نچلی عدالت نے پایا کہ مدعا علیہ متوفی مہنت کا چیلا نہیں تھا اور اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اسے مہنت مقرر کیا گیا تھا۔ دوسری طرف اپیل کنندہ کو بھی مقرر نہیں کیا

گیا تھا۔ حالانکہ، اپیل گزار کے ذریعے طے کی گئی روایت کے بارے میں کوئی نتیجہ درج کیے بغیر، ٹرائل کورٹ نے کہا کہ پنجاب میں قانون کے تحت، چیلا کی غیر موجودگی میں، بھیکھ کی طرف سے تقرری کے کسی بھی سوال کے علاوہ، ایک گور بھائی گدی میں کامیاب ہونے کا حقدار ہے، اور اس دلیل کی بنیاد پر، اپیل کنندہ کے مقدمے کا فیصلہ سنایا۔

مدعاعلیہ کی ایڈیشنل سیشن جج سے پہلی اپیل منظور کی گئی تھی لیکن ہائی کورٹ کی سنگل بنچ نے اس فیصلے کو بدل دیا۔ اس کے بعد، مدعاعلیہ کی لیٹرز پیٹنٹ اپیل میں، حالانکہ ڈویژن بنچ نے دیگر امور پر سنگل بنچ سے اتفاق کیا، اپیل کو اس بنیاد پر منظور کیا گیا کہ درخواست میں طے شدہ روایت کہ گور بھائی بھیکھ کی تقرری کے بغیر کامیاب ہو سکتا ہے، واضح نہیں کیا گیا تھا۔

حکم ہوا کہ (i) پنجاب میں مذہبی اداروں پر کوئی عام قانون لاگو نہیں ہے اور ہر ادارے کو اس کے اپنے رسم و رواج کے مطابق ریگولیٹ کیا جانا چاہئے۔ لہٰذا اپیل کنندہ بھیکھ یا برادری کی طرف سے تقرری کے حوالہ کے بغیر مہنت کی حیثیت سے اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ ایک رسم قائم نہ کر سکے جو اسے گور بھائی ہونے کی وجہ سے کامیابی کا حق دار بنائے۔ [238 D-E; 239 C]

روایتی قانون کا رٹیگنس ڈائجسٹ: جیون داس بمقابلہ ہیرا داس، 1937A.I.R لاہور 311 اور سیتل داس بمقابلہ سنت رامائے 1954A.I.R سپریم کورٹ 606 کا حوالہ دیا گیا۔

ٹرائل کورٹ کے سامنے ثبوتوں کی بنیاد پر اپیل کنندہ نے اپنے ذریعہ پیش کردہ روایت کو ثابت نہیں کیا تھا۔ [240 G]

(ii) درخواست گزار کا مقدمہ ان میں سے ایک بید خلی کا دعوای ہے جو اسے اس کے قائم کردہ عنوان پر کامیاب یا ناکام ہونا تھا۔ اگر وہ اپنے حق کے بل بوتے پر کامیاب نہیں ہو سکا تو اس کا مقدمہ اس کے باوجود ناکام ہونا چاہیے کہ زیر قبضہ مدعاعلیہ کے پاس جائیداد کا کوئی مالکانہ حق نہیں تھا۔ [236 H]

مکھرجی کا مذہبی اور خیراتی ٹرسٹ کا ہندو قانون، دوسرا باب، صفحہ 317، حوالہ دیا گیا.

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 813، سال 1962۔
پنجاب ہائی کورٹ کے 13 جولائی 1960 کے فیصلے و ڈگری کے خلاف L.P اپیل نمبری 58 سال 1958 میں اپیل۔
درخواست گزار کی طرف سے این سی چٹرجی، وی ایس ساہنی، ایس ایس کھنڈوجا اور گنپت رائے شامل ہیں۔
نونیت لال، جواب دہندہ نمبر 1(a) کے لیے۔
عدالت کا فیصلہ جسٹس آئینگر نے سنایا۔
آئینگر، جسٹس۔ پنجاب کے ضلع حصار کی تحصیل ہسار کی موزہ کھرک تحصیل ہنسی میں سنیاسی سادھوؤں کے ڈیرے سے تعلق رکھنے والی کچھ جائیدادوں پر قبضہ کرنے کے درخواست گزار کے دعوے کی صداقت اس اپیل کا موضوع ہے جو پنجاب ہائی کورٹ کی جانب سے منظور کردہ فٹنس سرٹیفکیٹ پر ہمارے سامنے ہے۔
درخواست گزار نے دعویٰ کیا کہ یہ جائیدادیں ڈیرہ کشن پوری کے آخری مہنت کے جانشین ہیں جن کا 15 فروری 1951 کو انتقال ہو گیا تھا۔ ان کا مقدمہ فاضل ٹرائل جج نے سنایا تھا، پہلی اپیلٹ کورٹ نے انہیں خارج کر دیا تھا، دوسری اپیل پر پنجاب ہائی کورٹ کے ایک فاضل سنگل جج نے دوبارہ فیصلہ سنایا تھا لیکن لیٹرز پیٹنٹ اپیل پر یہ فیصلہ ایک بار پھر واپس لے لیا گیا ہے اور مقدمہ خارج کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ہائی کورٹ کے ذریعہ دیئے گئے فٹنس سرٹیفکیٹ پر معاملہ اب ہمارے سامنے ہے۔
اس ڈیرہ کشن پوری کے آخری مہنت کا انتقال 15 فروری 1951 کو ہوا تھا۔ ان کی موت کے فوراً بعد ڈیرہ کی جانشینی کے سلسلے میں تنازعات پیدا ہو گئے تھے۔ اس اپیل میں اصل مدعا علیہ نیکی پوری (جواب مر چکے ہیں) خود کو متوفی مہنت کا چیلا ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے بھیکھ اور گاؤں کے لوگوں کی جانب سے دفتر میں کئے گئے وقت کی بنیاد پر ڈیرہ سے متعلق جائیدادوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس کے باوجود درخواست گزار نے متوفی کشن پوری کے جانشین کی حیثیت سے متوفی کے گربھائی کے لقب کی وجہ سے جائیداد کے مالک ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے اس کے لقب کے بارے میں اعلان اور نیکی پوری کو اس کے قبضے میں مداخلت کرنے سے روکنے

کے لئے ایک مقدمہ دائر کیا۔ نیکی پوری، جیسا کہ پہلے کہا گیا تھا، نے دعویٰ کیا کہ ان کے پاس جائیدادیں ہیں اور انہوں نے چیلا ہونے کی وجہ سے اس طرح کے قبضے کا مالکانہ حق حاصل کرنے کا دعویٰ کیا، جسے بھیکھ نے مقرر کیا تھا۔ مقدمے میں یہ مسئلہ اٹھایا گیا تھا کہ آیا یہ مدعی تھا یا مدعاعلیہ جس کے پاس جائیداد تھی اور اس بات پر کہ نیکی پوری کے قبضے میں ہے، محض اعلان اور حکم امتناع کا مقدمہ قابل سماعت نہیں تھا اور اسی وجہ سے اسے خارج کر دیا گیا تھا۔ تاہم اتفاق سے اس معاملے پر ثبوت درج کیے گئے تھے کہ کیا نیکی پوری آخری مہنت کشن پوری کا چیلا تھا اور اس سوال پر نیکی پوری کے دعوے کے برعکس ایک نتیجہ ریکارڈ کیا گیا تھا۔ اس فیصلے کے خلاف اپیل خارج کر دی گئی تھی اور یہ حکم اب حتمی بن گیا ہے۔

دعوای استقرار یہ و حکم امتناع کا مقدمہ خارج ہونے کے بعد، درخواست گزار برہمانند پوری نے ڈیرے کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادوں پر قبضہ کرنے کے لئے ہسار کی دیوانی کورٹ میں ڈگری بابتِ قبضہ دائر کیا، جس میں سے یہ اپیل پیدا ہوتی ہے۔ مقدمہ مدعی کے حق کی بنیاد پر ہے، یہ اس طرح تیار کیا گیا تھا:

"5. ڈیرہ اور ڈیروں کے ریواج عام کی جانشینی کے بارے میں روایت کے مطابق مدعی گوربھائی گدی کا حقدار تھا، کیونکہ وہ شنکر پوری کا سب سے بڑا چیلا ہے اور گاؤں کے لوگوں اور بھیکھ نے شری کشن پوری کی موت کے 17 ویں دن تمام رسومات ادا کرنے کے بعد اسے مہنت مقرر کیا اور اسے کھرک کے ڈیرے کے گدی پر قبضہ کر لیا۔"

حق کے لئے ایک متبادل بنیاد بھی پیرا گراف 8 میں ان شرائط میں پیش کی گئی تھی:

"8. اگر کسی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ شری کشن پوری کی موت کے بعد مدعی کو ڈیرہ کا مہنت مقرر نہیں کیا گیا تھا، تب بھی ڈیرہ اور ریوجِ عام کی جانشینی کے بارے میں رواج کے مطابق مدعی ڈیرہ کا مہنت بننے کا حقدار ہے کیونکہ وہ کشن پوری متوفی کے گربھائی ہیں۔ پچھلے معاملے میں یہ کہا گیا تھا کہ ریواج کے مطابق چیلا کی غیر موجودگی میں ان کے (متوفی مہنت کے) گربھائی ڈیرے کے مہنت بن جاتے ہیں۔

نیکی پوری کی طرف سے دائر تحریری بیان میں دو دفاع اٹھائے گئے تھے: (1) نیکی پوری ایک چیلا تھا اور اسے بھیکھ اور دیگر دیہاتیوں نے کشن پوری کا جانشین مقرر کیا

تھا۔ دوسرے لفظوں میں انہوں نے چیلا شپ کی بنیاد پر ایک ترجیحی حق پیش کیا جس کے بعد بھیکھ اور دیگر کی طرف سے تقرری کی گئی۔ (2) متبادل کے طور پر، برہما نند پوری مرحوم مہنت کے گربھائی ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے، انہوں نے اس بات سے انکار کیا کہ انہیں بھیکھ نے مقرر کیا تھا اور اس بات پر بھی زور دیا کہ ایسی کوئی روایت نہیں ہے جس کے ذریعہ کوئی گوربھائی جسے بھیکھ نے مقرر نہیں کیا تھا وہ محض وجہ سے مہنت کی حیثیت سے جانشین ہونے کا حقدار ہے۔ ان کے ایک گوربھائی ہونے کی وجہ سے۔ ان درخواستوں پر 4 اہم سوالات (کچھ ایسے سوالات کو چھوڑ کر جو موجودہ تناظر میں متعلقہ نہیں ہیں) مقدمے کی سماعت کے لئے کھڑے ہوئے (1) کیا نیکی پوری مرحوم کشن پوری کا چیلا تھا؟، (2) کیا نیکی پوری کو بھیکھ نے مقرر کیا تھا؟ برہما نند پوری نے یہ تسلیم کیا تھا کہ چیلا کو گوربھائی سے بڑھ کر حق حاصل ہے اور اس لیے اگر یہ دونوں مسائل نیکی پوری کے حق میں پائے گئے تو مدعی کا مقدمہ ناکام ہو گیا۔ یہ ثابت کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی کہ مدعی کا تقرر بھیکھ نے کیا تھا اور اس لیے چوتھا سوال یہ پیدا ہوا کہ کیا کوئی رواج تھا جس کے ذریعے کوئی گوربھائی بھیکھ کی تقرری کے بغیر اس ادارے کے مہنت شپ میں کامیاب ہو سکتا تھا جیسا کہ پہلے بیان کیے گئے مضمون کے پیراگراف 8 میں کہا گیا ہے۔ ان چار معاملوں پر فاضل ٹرائل جج نے مندرجہ ذیل نتائج درج کیے: (1) نیکی پوری کو آخری مہنت کا چیلا ثابت نہیں کیا گیا تھا۔ (2) دوسرے نکتے پر کوئی واضح نتیجہ درج نہیں کیا گیا تھا لیکن ٹرائل جج کی رائے تھی کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ بھیکھ کسی ایسے شخص کو مہنت کے طور پر مقرر کر سکتا ہے جو نہ تو چیلا یا گربھائی تھا یا انہوں نے واقعی ایسا کیا تھا۔ (3) ایک واضح نتیجہ درج کیا گیا تھا کہ مدعی کا تقرر بھیکھ نے نہیں کیا تھا، (4) مدعی کی جانب سے مقرر کردہ روایت پر کوئی نتیجہ ریکارڈ کیے بغیر فاضل ٹرائل جج نے کہا کہ پنجاب میں قانون کے تحت چیلا کی غیر موجودگی میں، ایک گوربھائی بھیکھ کی طرف سے تقرری کے کسی بھی سوال کے علاوہ گدی میں کامیاب ہونے کا حقدار تھا اور اس دلیل پر مدعی کا مقدمہ طے کیا۔

مدعاعلیہ نے ایڈیشنل سیشن جج کے سامنے اپیل دائر کی۔ اپیلیٹ کورٹ نے اس معاملے پر ٹرائل جج کے اس فیصلے کو پلٹ دیا کہ آیا نیکی پوری متوفی مہنت کا چیلا تھا اور کہا کہ وہ تھا۔ دفاع کی جانب سے پیش کیے گئے ثبوتوں کی بنیاد پر ایک واضح نتیجہ بھی ریکارڈ کیا گیا تھا کہ نیکی پوری کو بھیکھ اور گاؤں والوں نے متوفی مہنت کا جانشین مقرر کیا تھا۔ یہ تسلیم کیا گیا کہ جانشینی کے معاملے میں چیلا کو گور بھائی سے بہتر حق حاصل تھا، فاضل ڈسٹرکٹ جج نے مدعاعلیہ نیکی پوری کی اپیل منظور کرتے ہوئے مقدمہ خارج کرنے کی ہدایت دی۔

مدعی دوسری اپیل کے ذریعے اس معاملے کو ہائی کورٹ لے گیا۔ اپیل کی سماعت کرنے والے فاضل سنگل جج نے نیکی پوری کے متوفی کشن پوری کا چیلا ہونے سے متعلق معاملے پر پہلی اپیلیٹ کورٹ کے فیصلے کو پلٹ دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایڈیشنل سیشن جج کی جانب سے اس معاملے پر دیئے گئے فیصلے کو قانون کی سنگین غلطیوں اور حقائق کی غلط تشریح کی وجہ سے نقصان پہنچا ہے۔ اس طرح نیکی پوری کے کامیاب ہونے کے دعوے کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ وہ چیلا نہیں ہے، فاضل جج نے مدعی کے دعوے کو اس بنیاد پر برقرار رکھا کہ ایک گور بھائی گدی میں کامیاب ہونے کا حقدار ہے، بھلے ہی اسے بھیکھ نے مقرر نہ کیا ہو۔ لہٰذا اس نے مدعی کے حق میں ڈگری عائد کی لیکن اس کے بعد نیکی پوری نے لیٹرز پیٹنٹ اپیل کے ذریعہ اس معاملے کو ڈویژن بنچ کے سامنے لیا۔ فاضل ججوں نے اس معاملے پر فاضل سنگل جج سے اتفاق کیا کہ نیکی پوری چیلا ہے یا نہیں۔ انہوں نے اس بات سے اتفاق کیا کہ پہلی اپیلیٹ کورٹ نے اپنے استدلال میں سنگین غلطیاں کی تھیں کہ نیکی پوری نے کشن پوری کا چیلا ہونے کا دعویٰ قائم کیا تھا اور اس سلسلے میں فاضل ٹرائل جج کے فیصلے کی توثیق کی تھی۔ گدی کو مدعی کے حق کے بارے میں بات کرتے ہوئے فاضل ججوں نے کہا کہ درخواست کے پیراگراف 8 میں قائم کی گئی روایت کہ بھائی بھیکھ کی طرف سے تقرری کے بغیر کامیاب ہو سکتے ہیں، ثبوتوں پر نہیں بنایا گیا تھا اور اس دلیل پر انہوں نے اپیل کی اجازت دی اور مقدمہ خارج کرنے کی ہدایت دی۔ یہ اس فیصلے کی صداقت ہے جسے اپیل کنندہ نے ہمارے سامنے چیلنج کیا ہے۔

درخواست گزار کے وکیل مسٹر چٹرجی نے ہمارے سامنے دو نکات پر زور دیا۔ پہلا یہ کہ پنجاب میں ڈیروں پر لاگو ہونے والے قانون کے تحت، یعنی کسی خاص رواج کے علاوہ، ایک گور بھائی بھیکھ یا برادری کی طرف سے تقرری کے بغیر بھی ڈیرے میں کامیاب ہونے کا حقدار تھا، (2) اگرچہ یہ قانون نہیں تھا اور اس درخواست کو برقرار رکھنے کے لئے ایک رواج کی ضرورت تھی، اس طرح کی روایت موجودہ کیس میں اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ ثبوتوں سے قائم کی گئی تھی۔

یہاں رکتے ہوئے، ہم یہ ذکر کر سکتے ہیں کہ مسٹر چٹرجی نے ہمیں اس صورتحال کا حوالہ دیا کہ اس عدالت میں اپیل زیر التوا رہنے کے دوران نیکی پوری کی موت ہو گئی تھی اور انہوں نے کہا کہ کچھ دوسرے لوگ جن کے مہنت بننے کا دعویٰ اس سے بھی کم تھا، جائیداد کے مالک تھے اور یہ دیکھتے ہوئے کہ اپیل کنندہ یقینی طور پر ایک گور بھائی ہے، یہ انتہائی نامناسب ہوگا کہ اس کے حقوق کو نظر انداز کیا جائے اور کسی اجنبی کو جائداد پر بیٹھنے کی اجازت دی جائے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تابعداری عمل سے محروم ہے۔ مدعی کا مقدمہ بید خلی اس کے قائم کردہ حق پر کامیاب یا ناکام ہونا چاہئے اور اگر وہ اپنے حق کے بل بوتے پر کامیاب نہیں ہو سکتا ہے تو اس کا مقدمہ ناکام ہونا چاہئے باوجود اس کے کہ زیر قبضہ مدعا علیہ کا جائیداد کا کوئی مالکانہ حق نہیں ہے، یہ فرض کرتے ہوئے کہ فاضل وکیل اس پیش کش میں صحیح ہے۔ جیسا کہ مکھرجی کے مذہبی اور خیراتی ٹرسٹ کے ہندو قانون، دوسرے باب، صفحہ 317 میں نشاندہی کی گئی ہے:

"جو پارٹی اس طرح کے کسی بھی استعمال کی بنیاد پر موہنت کے دفتر پر دعویٰ کرتی ہے، اسے مناسب قانونی ثبوتوں کے ذریعے اسے مثبت طور پر ثابت کرنا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ مدعا علیہ ایک تجاوز کرنے والا ہے، مدعی کو کامیاب ہونے کا حق نہیں دے گا، بھلے ہی وہ آخری موہنت کا شاگرد ہو، جب تک کہ وہ اس مخصوص استعمال کو ثابت کرنے میں کامیاب نہ ہو جائے جس کے تحت کسی خاص ادارے میں جانشینی ہوتی ہے۔

لہٰذا ہم اس معاملے کے اس پہلو کو غور سے خارج کرتے ہیں۔

مسٹر چٹرجی کی طرف سے زور دی گئی پہلی بات پر غور کرتے ہوئے، ہم یہ نہیں سمجھتے کہ فاضل وکیل ان کی اس دلیل کو جائز سمجھتے ہیں کہ پنجاب میں قانون کے تحت گور بھائی

بھیکھ یا برادری کی طرف سے تقرری کے حوالہ کے بغیر کامیاب ہونے کے حقدار ہیں۔ رٹیگن کے ڈائجسٹ آف روائتی قانون میں پنجاب میں مذہبی اداروں کے بارے میں موقف اس طرح بیان کیا گیا ہے:

"اس صوبے میں مذہبی اداروں پر کوئی عام قانون لاگو نہیں ہے، اور ہر ادارے کو اس کے اپنے رواج اور عمل کے ذریعہ منظم سمجھا جانا چاہئے۔ تاہم، کچھ وسیع تجاویز ہیں جن کو عدالتی فیصلوں نے بہت عام طور پر تسلیم کیا ہے، اور ان تجاویز کو مندرجہ ذیل پیراگراف میں شامل کیا گیا ہے:-

84. ایسے اداروں کے ارکان خاص طور پر اس مخصوص ادارے کے رسم و رواج اور استعمال کے ذریعہ چلائے جاتے ہیں جس سے وہ تعلق رکھتے ہیں۔

85. مہنت کا عہدہ عام طور پر اختیاری ہوتا ہے اور موروثی نہیں ہوتا۔ لیکن ایک مہنت اپنے جانشین کو نامزد کر سکتا ہے بشرطیکہ اس کی برادری اس کی تصدیق کرے۔"

پیراگراف 85 سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مہنت کا عہدہ عام طور پر اختیاری ہوتا ہے اور موروثی نہیں ہوتا ہے، جو کوئی بھی موروثی لقب کی بنیاد پر عہدے کا دعویٰ کرتا ہے وہ چیلا شپ سادگی یا گربھائی شپ سادگی پر منحصر ہے۔ (جیون داس بمقابلہ ہیرا داس بھی دیکھیں) .1 اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک ادارے کا استعمال دوسرے ادارے کے مقابلے میں کوئی رہنمائی نہیں کرتا ہے، لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ پنجاب کے ضلع جالندھر ندور میں ہندو بیراگیوں کے رام کبیر فرقے سے تعلق رکھنے والے ایک ٹھاکر دوارہ کے مہنت کی جانشینی کے سلسلے میں اس عدالت نے سیتل داس بمقابلہ سنت رام[2] میں فیصلہ دیا کہ اس کے استعمال کے لئے برادری کو کسی شخص کے سامنے تقرری کی ضرورت ہے مہنت بن سکتے ہیں۔ لہٰذا، رتیگن ڈائجسٹ کے اس اقتباس کی بنیاد پر، جو ہم نے اخذ کیا ہے، ہمیں ایسا لگتا ہے کہ مسٹر چٹرجی کے ذریعے پیش کی گئی پہلی عرضی کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ درحقیقت، ہم نے پہلے جو بیان کیا ہے، اس کے پیرا 5 کی تفصیل خود مدعی کے شعور کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ سمجھتا تھا کہ گدی کا حق دینے کے علاوہ گوربھائی کے طور پر اس کی حیثیت کے لیے بھیکھ کی طرف سے تقرری ضروری تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مدعی ایک گوربھائی تھا لیکن اس نے

یہ ثابت نہیں کیا تھا کہ اسے بھیکھ یا برادری نے مقرر کیا تھا۔ قانون کے تحت اس طرح کی تقرری کی عدم موجودگی میں اور اس ادارے سے متعلق کسی خاص رواج کے علاوہ اپیل کنندہ گور بھائی ہونے کی وجہ سے گدی کو کوئی حق نہیں دے سکتا تھا۔

یہ ہمیں مسٹر چٹرجی کے دوسرے نکتے کی طرف لے جاتا ہے جس پر مدعی نے اس ادارے سے متعلق ایک خاص روایت قائم کی تھی کہ چیلا یا گور بھائی کے گدی میں کامیاب ہونے سے پہلے بھیکھ کی طرف سے کسی تقرری کی ضرورت نہیں تھی۔ ہمیں اس معاملے میں پورے ثبوتوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ سب سے پہلے، رواج کی حمایت میں کوئی دستاویز یا تحریری طور پر کچھ بھی نہیں ہے اور معاملہ مکمل طور پر عدالت کے سامنے پیش کیے گئے گواہوں کی گواہی پر منحصر ہے. گواہِ مدعی 4 جس نے خود کو اس ڈیرے کا بھیکھ ہونے کا دعویٰ کیا تھا، نے بسوالِ وکیلِ مدعی کہا:

"ہمارے بھیکھ کے رواج کے مطابق اگر کوئی مہنت چیلا چھوڑے بغیر مر جاتا ہے تو اس کے گور بھائی اس کے جانشین بن جاتے ہیں۔ لیکن اگر چیلا ہے تو وہ جانشین ہے۔"

جرح کے دوران انہوں نے کہا:

"میں نے اوپر جانشینی کا جو رواج بیان کیا ہے وہ کہیں نہیں لکھا گیا ہے اور ہم اس کی پیروی کرتے ہیں۔

اور پھر اس نے کہا:

"باٹا گاؤں میں ایک سنیاسی ڈیرہ ہے۔ وہاں بھی پر بھو پوری چیلا ایک اچھا آدمی نہیں پایا گیا اور آخری مہنت کے سندر پوری گربھائی کو مقرر کیا گیا۔ گنا میں ایک سنیاسی ڈیرہ ہے۔ کچھمن گر سنیاسی کی موت چیلا چھوڑے بغیر ہو گئی۔ ان کے گور بھائی پھاگ گیر نے ان کی جگہ گدی میں قدم رکھا۔

یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ اس کے شواہد میں کچھ خاص نہیں تھا، بھیکھ مدعی کی طرف سے ملاقات کی عدم موجودگی کے بارے میں درخواست کی گئی تھی جو ایک خاص رواج ہے جس کا گواہِ مدعی 11 ایک اور گواہ ہے جسے اس ثبوت سے ثابت کرنا ہے۔

ثبوت کا حوالہ دیا گیا تھا. انہوں نے اپنے بیان میں کہا:

"بھیکھ کے رواج کے مطابق اگر کوئی مہنت کوئی چیلا نہیں چھوڑتا ہے، تو اس کے گور بھائی گدی میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

جرح کے دوران انہوں نے کہا:

"جانشینی کا رواج جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے، وہ عام ہندو روایتی قانون کے مساوی ......ایسی بہت سی مثالیں ہو سکتی ہیں۔ لیکن مجھے اب ایسا کوئی واقعہ یاد نہیں ہے۔

گواہِ مدعی 13 کا تعلق ایک دوسرے ڈیرے سے ہے لیکن انہوں نے دعویٰ کیا کہ کھرک کا ڈیرہ ان کے ادارے سے ملتا جلتا ہے اور انہوں نے اپنے بیان میں کہا:

"ہمارے درمیان اگر کوئی سادھو چیلا نہیں چھوڑتا ہے، تو گدی اپنے گور بھائی کے پاس چلا جاتا ہے۔ میرے ڈیرے کے قریب کوسلی کے گردوارہ میں ایک مثال ہے کہ ایک گربھائی چیلا کی غیر موجودگی میں مہنت کی جگہ لے رہا ہے۔ راجستھان کے ننگری میں ڈیرہ کی ایسی ہی ایک اور مثال ہے۔

گواہِ مدعی 16 کا ثبوت بھی اسی طرح کا تھا:

"میرے گرو آخری مہنت کے گور بھائی کی حیثیت سے گدی میں کامیاب ہوئے۔"

گواہان مدعی 17 اور 18 کے ثبوت ان گواہوں سے ملتے جلتے تھے جو ان سے پہلے تھے:

"بھیکھ کے رواج کے مطابق اگر کوئی مہنت چیلا چھوڑے بغیر مر جاتا ہے تو اس کے گور بھائی کامیاب ہو جاتے ہیں۔"

اس ثبوت سے یہ معلوم ہوتا ہے: (1) مثالوں کے حوالے سے اس کی تفصیلات کا فقدان ہے، اور (2) اس بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا گیا ہے کہ آیا مذکورہ مثالوں میں بھی بھیکھی کی طرف سے کوئی تسلیم، تقرری یا تصدیق نہیں کی گئی تھی، جو رتیگن کے مطابق پنجاب کے روایتی قانون کا حصہ ہے جو مہنت شپ کے حق کے ماخذ کے طور پر ہے۔ لہٰذا ہم یہ ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ اپیل گزار نے اس روایت کو قائم کیا ہے جو اس نے عام قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے بیان کے پیرا گراف 8 میں پیش کی ہے، یعنی کہ بھیکھ یا برادری کی طرف سے ملاقات کے بغیر چیلا یا اس کی غیر موجودگی میں گور بھائی ڈیرے کی سربراہی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہماری رائے میں مدعی کا مقدمہ مناسب طریقے سے خارج کر دیا گیا۔

مدعاعلیہ کے وکیل جناب نونیت لال نے زور دے کر کہا کہ سنگل جج نے پہلی اپیلیٹ کورٹ کے اس فیصلے کو پلٹنے میں غلطی کی کہ نیکی پوری نے ثابت کیا تھا کہ وہ کشن پوری کے چیلا تھے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ڈویژن بنچ نے اس معاملے پر پہلی اپیلیٹ کورٹ کے فیصلے میں نقائص کے بارے میں فاضل سنگل جج کے خیالات سے اتفاق کیا تھا۔ فاضل وکیل نے کہا کہ فاضل سنگل جج حقائق کی تلاش میں مداخلت کرنے میں سنگین غلطیوں میں مبتلا ہو گئے۔ اگرچہ ہم اس بات سے مطمئن ہیں کہ فاضل سنگل جج کے فیصلے کے کچھ حصے غلطیوں کا شکار ہوئے تھے، لیکن ہم اس سوال کا جائزہ لینے کا ارادہ نہیں رکھتے کیونکہ یہ اپیل کو نمٹانے کے لئے مکمل طور پر غیر ضروری ہے۔ اگر ہم مسٹر چٹرجی کی گزارشات کو قبول کر لیتے ہیں تو ہی نیکی پوری کے چیلا شپ کے بارے میں پائے جانے والے نتائج کے الٹ جانے کی صداقت مادی بن جاتی۔ ہم نے اپیل کنندہ کے حق کے حوالے سے جو رائے ظاہر کی ہے اس میں ہم اس بات پر بحث کرنا ضروری یا مناسب نہیں سمجھتے کہ درحقیقت یہ محض ایک علمی سوال ہے۔

نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.30 16.52
I attest to the accuracy and
integrity of this document